جواب، سوال نمبر ۴ :

سفر کی نماز حضر میں بھی قصر ہی پڑھی جائیگی کیونکہ وجوبِ صلوٰۃ کا تعلق وقت کے ساتھ ہے۔ لہٰذا اگر سفر کی حالت میں نماز واجب ہوئی ہے اور وہ پڑھی نہیں جا سکی تو حضر میں بھی قصر کریگا۔ کیونکہ قصر ہی واجب ہوئی۔

جواب، سوال نمبر ۵ :

حضر کی نماز سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوگی۔ کیونکہ جب وہ فرض ہوئی تھی، اس وقت مسافر نہیں تھا۔ اس لئے وہ اس رخصت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ واللہ اعلم، وعلمہٗ اتم وحکمہٗ احکم!

بقیہ صفحہ ۳۵ سے آگے :

مدعا پیشِ نظر ہو تو پھر انسان جہد و عمل کی دنیا میں سرگرم رہتا ہے۔ وہ اپنے تلووں سے کانٹوں کو دعوتِ نیش دیتا، انہیں آبلوں کا پانی پلاتا اور جنگلوں میں باغبانی کی بنیاد رکھتا ہے۔ آرزو کی لگن اور خیال کی لو انسان کو ابھرنے اور بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ جنوں کی لہر اور محبت کی چاندنی سے دریا، دو نیم ہو جاتے۔ راستے نکھرتے اور منزلیں سمٹ جاتی ہیں۔ آج ہماری نامرادی کا باعث یہی ہے کہ ہمارے تصوّر میں محبوب کی دلکشی ہے اور نہ منزل کی تمنّا، اور محبوب کون؟ جس کی آنکھ سے سورج ضیا مانگتا اور جس کے نطق سے غنچے پھول بنتے ہیں۔ جو روحِ بہاراں ہے۔ کوہسار، جس قامتِ زیبا سے سربلندی پاتے اور صبا جس کے خرام سے ٹہلنا سیکھتی ہے۔ جو خورشیدِ یقین بھی ہے اور صبحِ آگہی بھی۔ کمالِ رحمتِ باری کی انتہا بھی ہے اور شکستہ دلوں کا آسرا بھی ؎

رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دکانِ آئینہ ساز میں

خدا کرے کہ ہمارے دل میں حضورؐ کی محبت ہو، محبت اور محبوبؐ دونوں ہمارے دل میں ہوں، اسی سے ہماری سیرت اسلامی رنگ میں رنگین ہو سکتی ہے اور اسی سے ہماری آبرو قائم رہ سکتی ہے۔

آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است
در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است